محمد اکرم راہی
گلاسکو (برطانیہ)

● — مرزائی اسلامی شعائر و اصلاحات کا استعمال بند کریں۔
———(یو کے ختم نبوت مشن)

● — ہم آخری سانس تک مرزائیت کا محاسبہ جاری رکھیں گے۔
———(یو کے اسلامک مشن)

مرزائی گروہ برطانیہ میں بھی مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اپنی تبلیغ کا راستہ ہموار کرنے میں مصروف ہیں۔ 8، ہاگز روڈ گلاسکو جی ۳ میں "بیت الرحمٰن" کے نام سے اِن کا سنٹر قائم ہے جس کا افتتاح 8 اپریل ۱۹۸۵ء میں کیا گیا تھا۔ اس سنٹر میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بین الاقوامی سطح پر سازشیں تیار ہوتی ہیں۔

یوکے ختم نبوت مشن کے رہنما مولانا سید اسد اللہ طارق نے ایک بیان میں کہا ہے کہ جب پوری اُمت مسلمہ مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دے چکی ہے تو پھر انہیں اسلامی شعائر و اصطلاحات کے استعمال کا کوئی حق نہیں لیکن نہایت ڈھٹائی کے ساتھ وہ سب کچھ کر رہے ہیں جس سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر سکیں یا مسلمانوں میں گھل مل سکیں۔ ہم انہیں وارننگ دیتے ہیں کہ وہ شعائرِ اسلامی کا استعمال ترک کر دیں ورنہ اُن کا حشر برطانیہ میں وہی کیا جائے گا جو پاکستان کے غیور مسلمانوں نے کیا ہے۔

اسیطرح "یوکے اسلامک مشن" کے سیکرٹری سید طفیل شاہ صاحب نے اپنے مشن کی طرف سے مرزائیوں کو سخت وارننگ دی ہے کہ وہ مسلمانوں میں اپنا اختلاط بند کریں اور تبلیغ و اشاعت کے ساتھ ساتھ شعائر اسلامی اور دینی اصطلاحات کا استعمال ترک کریں۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ یوکے اسلامک مشن کے کارکن اپنی زندگی کے آخری سانس تک مرزائیت کا محاسبہ کریں گے۔ مرزائی یہودیوں کے ایجنٹ ہیں اور انہی کی ہدایات پر عمل پیرا ہو کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف منظم شیطانی عمل میں مصروف ہیں۔ سید طفیل شاہ صاحب نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ ہم اپنی جانوں کا نذرانہ دیکر بھی عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کریں گے اور اس پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ علاوہ ازیں انہوں نے برطانیہ میں مقیم مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے معصوم بچوں اور نوجوانوں کو دینی تعلیم سے مسلح کریں تاکہ وہ مستقبل میں مرزائیوں کے ابلیسی عمل سے محفوظ رہیں۔ نژادِ نو کو عقیدۂ ختم نبوت اور توحید کی تعلیم دیں کفر و شرک اور ارتداد سے بچانے کے لئے منظم ہو کر اجتماعی جدوجہد کریں۔

حبیب اللہ رشیدی ربوہ

مسجد احرار میں دسویں سالانہ سیرت النبیؐ کانفرنس

- پردہ نشینوں کی دعوت مباہلہ ـــــ شکست کا برملا اعتراف
- مرزا قادیانی انگریزوں کا ایجنٹ تھا
- مسلمان پوری دنیا میں مرزائیوں کا تعاقب کر رہے ہیں
- ایوان نمرود کے روبرو صدائے محمود کی گھن گرج
- سرخپوشانِ احرار کا سیل بے کراں اور توحید ختم نبوت کے رجزیہ ترانے

قائد تحریک ختم نبوت فاتح ربوہ ابن امیر شریعت

مولانا سید عطاء المحسن بخاری

کا ایمان افروز خطاب

۱۲ ربیع الاول کو تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) عالمی مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام دسویں سالانہ یک روزہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس ربوہ میں مسلمانوں کی سب سے پہلی جامع مسجد احرار میں منعقد ہوئی جس میں ملک بھر سے مجلس احرار اسلام کے سرخپوش کارکن اور دیگر مسلمان جذبۂ ایمان ویقین سے معمور ہو کر ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ امیر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے مہمان خصوصی تھے۔ عالمی مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر رفیق امیر شریعت حضرت محمد حسن چغتائی مدظلہ نے صدارت فرمائی۔

صبح دس بجے کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا جس میں احرار کے کارکنوں کے علاوہ مرکزی رہنما مولانا محمد اسحاق سلیمی نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف عنوانات پر خطاب کیا۔

نماز ظہر کے بعد حسب سابق مسجد احرار سے ایک بہت بڑا جلوس برآمد ہوا جو مرزائیوں

کے معبد اقصیٰ اور نام نہاد ایوانِ محمود (ایوان نمرود) اور گول بازار سے ہوتا ہوا مسجد بخاری پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔ شرکاء جلوس کا دینی جوش وجذبہ دیدنی تھا۔ احرار کے سرخپوش مجاہدوں کا سرخ پرچموں کے سائے میں مارچ کفر شکن مظاہرہ تھا۔ فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد، شہداء ختم نبوت زندہ باد، غداران ختم نبوت مردہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج رہی تھی۔

جلوس اقصیٰ چوک پر آکر رک گیا اور یہاں پر مبلغ احرار مجاہد ختم نبوت مولانا اللہ یار ارشد نواسہ امیر شریعت سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ اور قاری محمد یامین گوہر نے خطاب کیا۔ اس کے بعد "ایوان نمرود" کے روبرو جلوس پہنچا تو یکایک فضا میں "صدائے محمود" بلند ہوئی کفر پر لرزہ طاری ہو گیا۔ قائد تحریک تحفظ ختم نبوت ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے نہایت گرجدار آواز میں باطل کو للکارا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و اشہد ان محمد عبدہٗ و رسولہ لا نبی بعدہٗ ولا رسول بعدہ ولا معصوم بعدہ ولا امام بعدہ ولا امۃ بعد امتہ

احرار کے کفن بردوش مجاہدو! نشۂ عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار بہادر مسلمانو! اللہ کی رحمتیں تم پر نازل ہوں تمہیں سلام پہنچے اور تمہیں مبارک ہو کہ مرزائیوں کے پوپ مرزا "ناجس" (نام نہاد طاہر) نے اپنے فرنگی شیش محل لندن میں بیٹھ کر دعوتِ مباہلہ دے کر اپنی واضح شکست کا اعتراف کر لیا ہے۔ یہ تمہاری انتھک جدوجہد اور قربانی وایثار کا نتیجہ ہے کہ دشمن کے پاؤں اکھڑ چکے ہیں وہ اپنا گھر چھوڑ کر بھاگ گیا ہے اور ہم دشمن کے گھر میں توحید و رسالت کا پیغام سنا رہے ہیں۔ اللہ اکبر اور ختم نبوت زندہ باد کے نعرے بلند کر رہے ہیں۔

قرآن کریم میں آیت مباہلہ میں "تعالوا" کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب سامنے آکر فیصلہ کرنا ہے۔ پردہ نشین ہو کر زبان درازی کرنا نہیں، لیکن مرزا "ناجس" کذاب ابن کذاب نے قرآنی لفظ کا مفہوم و مطلب بدل کر مسلمانوں کے سامنے آنے سے انکار کیا اور اپنے دادا اغلام قادیانی لعنۃ اللہ علیہ کی ایک بدبودار اور متعفن تحریر کو مدارِ مباہلہ قرار دیا۔ اور اب فرنگی کی شریکۂ حیات بن کر فرنگی سیسج کے پردوں میں چھپ کر اسلام اور مسلمانوں پر سنگ باری کر رہا ہے۔ قرآن کریم میں تحریف اور دجل وتلبیس انہیں مسیلمہ کذاب سے ورثہ میں ملی ہے۔

تم جتنے پردوں میں چاہے چھپ جاؤ ہم تمہیں جانتے ہیں اور تم ہمیں اچھی طرح پہچانتے ہو۔ احرار کارکن تم پردہ نشینوں کے چہروں سے نقاب الٹ دیں گے۔ اور وہ لوگ جو ابھی تک تمہارے جھوٹے تقدس اور کاروبارِ نبوت کے پرفریب حصار میں محصور ہیں انہیں بتا دیں گے کہ ؎

پس پردہ بھی کچھ نہیں ہے

پردہ داری ہی پردہ داری ہے

مسلمانو! احرار کی سیاست وقتی، ہنگامی یا صرف الیکشن تک محدود نہیں بلکہ احرار ایک زندۂ جاوید تحریک ہے۔ ناموس رسالت کا تحفظ اور اس راہ میں قربان ہونا ہی ہماری سیاست ہے۔

مرزائی فتنہ نے جھوٹ سے جنم لیا، جھوٹ ہی ان کی بنیاد، مقصدِ حیات، اور سیاست ہے مرزائیوں کی کوشش یہ ہے کہ لادین سیاست دانوں سے مل کر کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کی صفوں میں گھس جائیں اور انہیں انتشار و افتراق کا شکار کر دیں۔

قائدِ تحریک ختم نبوت نے مرزائیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ مرزا ناصر کا پردادا انگریز سے سات سو روپے سالانہ وظیفہ و تنخواہ وصول کرتا رہا۔ اس کا باپ اور دادا عمر بھر انگریزوں کا وفادار رہا۔ ان کا خاندان مسلمانوں کے خلاف جاسوسی کرتا رہا۔

تم بتاؤ ۱۸۸۰ء سے لیکر ۱۹۸۸ء تک تم نے دین کے نام پر کونسی تکلیف برداشت کی؟ تم نے برصغیر میں آزادئ وطن اور احیاءِ اسلام کے لئے چلنے والی درجنوں تحریکوں میں سے کسی میں بھی حصہ نہ لیا حتیٰ کہ تحریک پاکستان میں بھی باؤنڈری کمیشن میں سازش کر کے کشمیر، گورداسپور فیروز پور اور قادیان کو پاکستان سے کاٹ دیا۔ تمہاری تاریخ یہ ہے کہ تم نے عہدِ فرنگی سے لے کر عصرِ حاضر تک ایوان اقتدار کی دہلیز پر سجدہ ریزی و جبہہ سائی کر کے معاشی اور سیاسی مفادات حاصل کئے ہیں۔ جبکہ احرار کے کارکنوں اور جنگ آزادی میں شریک دیگر کارکنوں نے اپنی عمرِ عزیز کے بیس بیس سال جیلوں کی نظر کر دیئے۔ ہماری تاریخ خونِ شہداء سے لبریز اور جرأت و ایثار کی لازوال مثالوں سے مرصع و مزین ہے۔

قائد تحریک ختم نبوت نے مرزا کے اس بیان کو کذب و افترا کا پلندہ قرار دیا کہ " مرزائی غلام قادیانی کو نبی نہیں مانتے بلکہ مصلح اور مسیح موعود مانتے ہیں۔ حالانکہ " مباحثہ راولپنڈی میں" مرزائیوں نے اقرار کیا تھا کہ وہ مرزا کو نبی مانتے ہیں۔ پھر مرزا جی کی اپنی کتابیں نبوت کے دعوؤں سے بھری پڑی ہیں۔ قائد محترم نے فرمایا کہ امت مسلمہ جس آنیوالے مسیح برحق کو مانتی ہے اس کی والدہ ہے باپ نہیں جس کی پاکیزگی و صفائی میں قرآن میں خدا خود بولتا ہے۔ جبکہ مسیح دجال مرزا قادیانی کی ماں بھی ہے اور باپ بھی، آنے والا سچا مسیح جہاد جاری کرے گا۔ جبکہ مرزا جی قادیانی انگریزوں کے خلاف جہاد کو حرام قرار دیا۔ اس طرح اس کی کوئی بھی حیثیت باقی نہیں رہتی۔

نہ وہ مصلح ہے نہ نبی اور نہ مسیح، مرزا جی نے اگر نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا تو پھر انہیں نہ ماننے والی امت مسلمہ کو کنجریوں کی اولاد اور جنگل کے سؤر قرار دیکر اتنی بڑی گالی دینے کی کیا ضرورت تھی یہ سطحی اور بھونڈا انداز گفتگو منصب نبوت تو درکنار ایک شریف آدمی کے وقار اور اخلاق کے بھی خلاف ہے۔ مرزا قادیانی صرف اور صرف انگریزوں کا ایجنٹ تھا۔ جس نے اپنی جاگیریں سکھوں سے واگزار کرانے کے لئے امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ انگریز کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جھوٹی نبوت کا ڈرامہ رچایا۔ مرزا قادیانی کے تمام مرید جاگیردار، سرمایہ دار، وڈیرے، نواب اور خان بہادر تھے۔ جبکہ حضورؐ کی حدیث کے مطابق دین اسلام کے لئے ہمیشہ غریب زیادہ کام آئے ہیں۔ اور دین ہمیشہ غریبوں میں زندہ رہے گا

گول بازار چوک میں مجلس احرار کے نائب امیر ابن امیر شریعت سیّد عطاء المومن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری تمنا اور آرزو یہ ہے کہ مرزائی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرکے جہنم کی آگ سے بچ جائیں۔ ہم ان کے در دل پر دستک دینے آئے ہیں۔ انہیں دین حق قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف حق ہی نہیں بلکہ عین الحق تھے اور مباہلہ میں حق ہی باطل پر لعنت کرتا ہے کفار و مشرکین کو حق پر لعنت کی جرأت ہی نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے تو کفار حضورؐ سے مباہلہ میں سامنے نہیں آئے کیونکہ انہیں یقین تھا کہ حق غالب آجائے گا۔ اور باطل فنا ہو جائے گا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر مرزا طاہر حضورؐ کو آخری نبی مانتا ہے تو مباہلہ کے لئے بھی حضورؐ کا طریقہ اپنائے۔ دوران جلوس احرار کے نوجوان رہنماؤں نے اپنی تقاریر میں کہا کہ موجودہ انتخابات میں